



سوال

(230) التحقیق القوی فی عدم سماع الحسن البصری من علی رضی اللہ عنہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا امام حسن بصری رحمہ اللہ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے؟

طاہر القادری (بریلوی) نے ”القول القوی فی سماع الحسن عن علی“ نامی رسالہ لکھا ہے جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حسن بصری کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔ اس مسئلے میں آپ کی کیا تحقیق ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امام ابو سعید الحسن بن ابی الحسن: یشار البصری رحمہ اللہ ۲۱ یا ۲۲ ہجری کو پیدا ہوئے اور ۱۰ھ میں وفات پائی، آپ کے ثقہ فقیہ فاضل ہونے پر اتفاق ہے۔

حسان بن ابی سنان البصری رحمہ اللہ (صدوق عابد/ تقریب التہذیب: ۱۲۰۰) سے روایت ہے کہ میں نے حسن (بصری) کو فرماتے ہوئے سنا: ”ادرکت سبعین بدریا و صلیت خلفہم و اخذت بحجزہم“ میں نے ستر (۷۰) بدریوں کو پایا، ان کے پیچھے نمازیں پڑھیں اور ان کا دامن تھاما۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۶ ص ۱۹۶، وسندہ حسن)

اس روایت کے راوی ریاح بن عمرو القیسی پر امام ابو داؤد کی جرح امام ابو داؤد سے ثابت نہیں ہے، کیونکہ اس جرح کا راوی ابو سعید الأجرمی مجہول الحال ہے۔

امام حسن بصری کے درج بالا قول سے معلوم ہوا کہ انھوں نے بچپن میں ستر بدری صحابہ کو دیکھا تھا، لیکن کیا ان سے احادیث بھی سنی تھیں؟ اس کا کوئی ذکر اس روایت میں نہیں ہے۔ ستر بدری صحابہ سے مراد دو گروہ ہی ہو سکتے ہیں:

اول: وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنھوں نے غزوہ بدر میں شمولیت اختیار کی تھی۔

دوم: بدر نامی علاقے کے رہنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اگر اول الذکر مراد ہو تو سوال یہ ہے کہ کیا ان جلیل القدر صحابہ کرام میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی تھے، جن سے حسن بصری کو روایت (دیکھنے) کا شرف حاصل ہوا؟



حافظ ابو الجراح المزني وغيره علماء من احوال من معلوم ہوتا ہے کہ امام حسن بصری رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا۔

دیکھئے تہذیب الکمال (ج ۲ ص ۱۱۲، طبعہ مصغرہ: موسسۃ الرسالہ)

یونس بن عیینہ سے روایت ہے کہ میں نے حسن بصری سے پوچھا: اے ابوسعید! آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حالانکہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا؟ انہوں نے جواب دیا: اے بیٹے! تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا ہے جس کے بارے میں پہلے کسی نے نہیں پوچھا، اور اگر میرے نزدیک تمہارا (بڑا) مقام نہ ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ بتاتا، میں جس زمانے میں ہوں تم دیکھ رہے ہو (وہ حجاج بن یوسف کا زمانہ تھا) تم نے مجھے جب بھی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہوئے سنا ہے تو وہ علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) سے ہے، وچہ یہ ہے کہ میں اس زمانے میں علی (رضی اللہ عنہ) کا نام نہیں لے سکتا۔ (تہذیب الکمال ۱۲۱/۲، الحاوی للفتاویٰ ۱۰۲/۲، محمد طاہر القادری بریلوی کا رسالہ: القول القوی فی سماع الحسن عن علی رضی اللہ عنہ ص ۳۲)

یہ درج بالا ساری روایت کئی وجہ سے بلحاظ سند ثابت نہیں ہے:

اول: اس کا راوی عطیہ بن محارب نامعلوم (مجهول) ہے۔

دوم: ثمامہ بن عیینہ ضعیف ہے۔ ابو حاتم الرازی نے فرمایا: "منکر الحدیث" نیز علی بن الدین سے اسے سخت ضعیف اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا۔ (البرج والتعدیل ۲۶۶/۲)

سوم: محمد بن موسیٰ بن نفع الحارثی بھی مجروح ہے۔ حافظ ابن حجر نے کہا:

"لین" یعنی ضعیف (تقریب التہذیب: ۶۳۳۸)

چہارم: محمد بن حنیفہ الواسطی کے بارے میں امام دارقطنی نے کہا: "لیس بالقوی" (سوالات الحاکم للدارقطنی: ۲۱۹ اور لسان المیزان ۱۵۰/۵)

اس ضعیف و مردود سند سے طاہر القادری نے استدلال کر کے اپنی "ڈاکٹریٹ" کا صحیح تعارف کر دیا ہے!

سیوطی وغیرہ نے چند روایات ایسی پیش کی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام حسن بصری رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، ان روایات میں سے ایک روایت بھی صحیح وثابت نہیں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱: سیوطی نے مسند ابی یعلیٰ (۹) سے امام ابی یعلیٰ کی سند کے ساتھ عقبہ بن ابی الصہباء الباطلی سے نقل کیا: "سمعت الحسن یقول: سمعت علیاً یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مثل امتی مثل المطر" (الحاوی للفتاویٰ ۱۰۲/۲، اتحاف الفرقة برنوا الخرنج)

کسی محمد بن الحسن بن الصیرفی نے اس روایت کو حسن کے علی رضی اللہ عنہ سے سماع میں نص صریح قرار دیا ہے لیکن عرض ہے کہ اس "نص صریح" سے استدلال کئی وجہ سے غلط و مردود ہے:

اول: یہ روایت مسند ابی یعلیٰ میں نہیں ملی لہذا سوال یہ ہے کہ کس نے اسے امام ابی یعلیٰ سے روایت کیا ہے؟

سیوطی نے کہا: "قال الحافظ ابن حجر: ووقع فی مسند ابی یعلیٰ قال....." لہذا حافظ ابن حجر نے کہا: اور مسند ابی یعلیٰ میں ہے کہ انہوں نے فرمایا..... (الحاوی للفتاویٰ ۱۰۲/۲)

حافظ ابن حجر کی کسی کتاب میں سیوطی کا منسوب کردہ یہ قول نہیں ملا اور حافظ ابن حجر ۸۵۲ھ میں وفات پگئے تھے اور سیوطی ۸۳۹ھ میں پیدا ہوئے لہذا حافظ ابن حجر سے سیوطی کا سماع ثابت نہیں ہے، یعنی سیوطی کی یہ نقل مستقطع اور بے سند ہے۔



دوم : خود حسن بصری نے فرمایا کہ انھوں نے بالمشافہ حدیث (سننے) کے ساتھ بدریوں میں سے کسی سے بھی ملاقات نہیں کی..... الخ (کتاب المعرفۃ والتاریخ ج ۲ ص ۳۵ و سندہ صحیح)

قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہمیں حسن (بصری) ان کسی بدری صحابی سے ملاقات کا نہیں بتایا۔ (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۱۵۹، سندہ صحیح)

یہ ظاہر ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بدری صحابی تھے اور امام حسن بصری نے اپنے بارے میں بالکل سچ فرمایا ہے لہذا سیوطی کی بے حوالہ نقل (؟) مردود ہے۔
یاد رہے کہ ابن الصیرفی سے بھی سیوطی کی نقل محل نظر ہے۔

۲: حدیث المصافیہ... ”عیسیٰ القصار (؟) قال: صافحت الحسن البصری قال: صافحت علی بن ابی طالب..... الخ (الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۱۰۴)

یہ ساری روایت مجہول راویوں کی وجہ سے مردود ہے۔

عیسیٰ القصار علی بن الرزینی اور احمد بن محمد النفر وی وغیر ہم کون تھے؟ اللہ ہی جانتا ہے۔

جو شخص صوفیوں کی اس سند کو صحیح سمجھتا ہے، اس پر یہ لازم ہے کہ ابن مسدی سے لے کر حسن بصری تک ہر راوی کا ثقہ یا صدوق ہونا بحوالہ ثابت کر دے۔

۳: سعید بن ابی عروبہ عن عامر الاحول عن الحسن کی سند سے مروی ہے کہ قال: ”شہدت علیاً رضی اللہ عنہ بالمدینۃ.....“ میں نے مدینے میں علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ (شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعہ للالکافی، الحاوی للفتاویٰ ۱۰۴/۲)

یہ روایت کئی وجہ سے ضعیف و مردود ہے:

اول: سعید بن ابی عروبہ مدلس تھے اور روایت عن سے ہے۔

دوم: تیمم بن محمد کی توثیق مطلوب ہے۔

سوم: محمد بن احمد بن حمدان نامعلوم ہے۔

چہارم: احمد بن محمد الفقیہ کا تعین مطلوب ہے۔

پنجم: السنۃ للالکافی میں یہ روایت نہیں ملی۔

۴: سلیمان بن سالم القرشی نے علی بن زید (بن جدعان) سے روایت کیا، اس نے حسن بصری سے روایت کیا کہ انھوں نے علی اور زبیر رضی اللہ عنہما کو باہم معانقہ کرتے ہوئے دیکھا..... الخ (التاریخ الصغیر للبغاری ۱۹۹/۲ رقم ۲۲۹۵، دوسرا نسخہ ۱۸۲/۲، التاریخ الاوسط للبغاری وهو المشہور بالتاریخ الصغیر ۶۹۰/۳ ح ۱۰۶۸، الکامل لابن عدی ۲۴۰/۳ رقم ۴۳۲، دوسرا نسخہ ۱۱۹/۳، تیسرا نسخہ ۲۶۲/۳)

اس روایت کا راوی علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: ۴۰۳۳)

جمہور نے اسے ضعف قرار دیا ہے۔ دیکھئے زاوائد سنن ابن ماجہ للبو صیری (۲۲۸) اور مجمع الزوائد (۲۰۶/ث، ۲۰۹)



تنبیہ :

حاکم نیشاپوری نے حسن کی علی رضی اللہ عنہ سے روایت کو صحیح کہا ہے۔

(المستدرک ۳/۳۸۹ ح ۶۹) لیکن ذہبی نے ”فیہ ارسال“ کہہ کر اس روایت کے منقطع ہونے کی صراحت کر دی ہے۔ دیکھئے تلخیص المستدرک (۳/۳۸۹)

امام بخاری نے حسن عن علی کی ایک روایت کو ”حسن“ کہا اور فرمایا: حسن نے علی کو پایا ہے۔ (العلل الکبیر للترمذی ۲/۵۹۳، ابواب الحدود)

شمس الدین ابن الجزری (متوفی ۸۳۳ھ) نے حسن عن علی والی ایک روایت کو ”وہذا حدیث صحیح الاسناد“ کہا۔ (مناقب الاسد الغالب ج ۱ ص ۷۲، از مکتبہ شاملہ)

یہ اقوال جمہور علماء کی تحقیق کے خلاف ہونے کی وجہ سے مروج ہیں۔

طاہر القادری نے ضعیف روایات لکھ کر دعویٰ کیا ہے کہ ”یہ تمام روایات صراحت کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا اور ان سے بکثرت طریقت و معرفت کا فیضان حاصل کیا تھا۔“ (القول القوی ص ۸۵)

عرض ہے کہ طاہر القادری مذکورہ روایات ضعیف ہونے کی وجہ سے مردود ہیں لہذا بکثرت طریقت و معرفت کے فیضان حاصل کرنے کا دعویٰ باطل ہے۔

ان غیر ثابت روایات کے بعد وہ دلائل پیش خدمت ہیں، جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کچھ بھی نہیں سنا تھا:

۱) حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ”انہ [ما] لقی احد من البدرین شافہ بالحدیث.....“ انھوں (یعنی حسن بصری) نے کسی ایک بدری صحابی سے حدیث سنانے والی ملاقات نہیں کی۔ (کتاب المعرفۃ والتاریخ للامام یعقوب بن سفیان الفارسی ج ۲ ص ۳۵ و سندہ صحیح)

۲) حسن بصری کے شاگرد قتادہ نے کہا: ہمیں حسن (بصری) نے نہیں بتایا کہ کسی بدری صحابی سے ان کی ملاقات ہوئی ہو۔ (طبقات ابن سعد ج ۴ ص ۱۵۹، و سندہ صحیح، سیر اعلام النبلاء ج ۳ ص ۵۶۷)

۳) اسماء الرجال کے مشہور امام علی بن الدینی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۳ھ) نے فرمایا:

حسن نے علی (رضی اللہ عنہ) کو نہیں دیکھا الا یہ کہ انھوں نے بچپن میں انھیں دیکھا ہو۔ (المراسیل لابن ابی حاتم ص ۳۲ و سندہ صحیح)

۴) امام ابو زرہ الرازی رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۳ھ) نے فرمایا: حسن (بصری) نے (سیدنا) عثمان اور علی (رضی اللہ عنہما) کو دیکھا اور ان سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ (المراسیل لابن ابی حاتم ص ۳۱ ملخصاً و سندہ صحیح)

۵) امام ابو عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: اور ہمیں حسن (بصری) کا علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) سے سماع معلوم نہیں ہے۔ (جامع الترمذی: ۱۴۲۳)

۶) حافظ ابو الجحاج المزنی رحمہ اللہ نے فرمایا:

حسن (بصری) نے علی بن ابی طالب، طلحہ بن عبید اللہ اور عائشہ کو دیکھا اور ان میں سے کسی ایک سے بھی ان کا سماع صحیح ثابت نہیں ہے۔ (تہذیب الکمال ج ۲ ص ۱۱۴، نسخہ موسیٰ الرسالہ)



- ۷) حافظ ذہبی نے کہا: حسن بصری نے علی اور ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) دونوں سے یہیں سنا۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۳ ص ۵۶۶)
- ۸) حافظ ابن حجر العسقلانی نے کہا: حسن بصری نے علی (رضی اللہ عنہ) سے نہیں سنا۔ (تحف المہر ج ۱ ص ۳۳۱ قبل ح ۱۳۱۵۵)
- ۹) امام ابو حاتم الرازی نے قتادہ عن "الحسن عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم" والی روایت کے بارے میں فرمایا: "وصومرسل" اور وہ مرسل (منقطع) ہے۔ (علل الحدیث لابن ابی حاتم طبعہ محققہ ج ۱ ص ۵۲۰ ح ۶۵۷)
- ۱۰) بیہقی نے حسن عن علی والی روایت کو "منقطع" کہا۔ (معرفة السنن والآثار ۶/۲۶۶ ح ۳۹۸۰، الدیات باب قتل الرجل بالمرأة)
- اور کہا: "وقالوا: رواية الحسن عن علي لم تثبت. وابل العلم بالحدیث یرونها مسلسلة" اور انھوں (محدثین) نے کہا: حسن کی علی سے روایت ثابت نہیں ہے۔ حدیث کے علماء اسے مرسل (منقطع) سمجھتے ہیں۔ (معرفة السنن والآثار ۳/۸۷، صلوة النخوف)
- نیز دیکھئے الجوهر المتقی (۳/۳۳۰)
- ۱۱) ابن الترمذی نے کہا:
- "الحسن ایضاً لم یسمع علیاً۔" اور حسن نے علی (رضی اللہ عنہ) سے سنا بھی نہیں۔ (الجوهر المتقی ج ۳ ص ۲۸۶)
- ۱۲) ابن عراق الکنتانی (متوفی ۹۶۳ھ) نے کہا:
- "وهو من حدیث الحسن عن علی ولم یلقه" اور وہ حسن کی علی (رضی اللہ عنہ) سے حدیث میں سے ہے اور انھوں نے علی سے ملاقات نہیں کی۔ (تنزیہ الشریعہ المرفوعہ عن الاحادیث الموضوعہ ۲/۲۶۷ ح ۱۳۳، کتاب الاطعمہ)
- ۱۳) ابن عبدالمووی نے کہا: "الحسن لم یسمع من علی" حسن نے علی (رضی اللہ عنہ) سے نہیں سنا۔ (تنقیح تحقیق احادیث التعلیق ۳/۲۱۲ ح ۱۸۷۱، از مکتبہ شاملہ)
- اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جمہور محدثین و علماء کے نزدیک حسن بصری رحمہ اللہ کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت عدم سماع کی وجہ سے منقطع (یعنی ضعیف) ہے۔

تبیہ:

سیوطی نے تحاف الفرقة برفواخرقة (فرقے کا تحفہ، خرقے یعنی پرانے پٹے ہوئے کپڑے کے ٹکڑے [پھٹے] کی مرمت) کے عنوان سے جس صوفیانہ خرقے کی طرف اشارہ کیا ہے، اس کے بارے میں اہل تصوف کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ خرقہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حسن بصری رحمہ اللہ کو پہنایا تھا اور حسن بصری نے اپنے شاگرد کو پہنایا پھر اسی طرح آگے صوفیاء میں یہ (جوغہ پہننے کی) رسم چلی۔

عرض ہے کہ اس صوفیانہ خرقے اور جوغے کا کوئی ثبوت کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے بلکہ کسی ضعیف حدیث میں بھی نہیں ہے۔

سخاوی (صوفی) نے لکھا ہے: "قال ابن دحية وابن الصلاح: انه باطل وكذا قال شيخنا....." ابن وحیہ اور ابن الصلاح نے کہا: یہ باطل ہے اور اسی طرح ہمارے استاذ (حافظ ابن حجر) نے فرمایا..... (المقاصد الحسنہ ص ۳۳۳ ح ۸۵۲ حرف الام)



پھر سخاوی نے حافظ ابن حجر سے نقل کیا کہ یہ جھوٹ اور افتراء ہے کہ علی (رضی اللہ عنہ) نے حسن بصری کو خرقة پہنایا تھا کیونکہ حدیث کے اماموں نے حسن کا علی سے سماع ہی ثابت قرار نہیں دیا، کجا یہ کہ وہ ان سے خرقة پہنیں؟

پر سخاوی نے کہا: ہمارے استاذ (ابن حجر) اس بیان میں اکیسے نہیں بلکہ میاطی، ذہبی، ہکاری، البوجیان، علانی، مغلطائی، عراقی، ابن الملقن، ابناسی، برہان الخلی اور ابن ناصر الدین نے بھی یہی بات کہی ہے۔ (المقاصد الحسنہ ص ۳۳۱)

نیز دیکھئے الاسرار المرفوعہ فی الانبار الموضوعہ لملا علی قاری (ص ۲۴۰-۲۴۱ ح ۳۵۶)

خرقے والے قصے کے بارے میں حافظ ذہبی نے کلام کر کے اس کا منقطع ہونا ثابت کیا ہے۔ دیکھئے تاریخ الاسلام للذہبی (۱۰/۱۸۳، وفیات ۱۶۱-۱۶۱ھ)

سیدنا حسن بصری رحمہ اللہ تک بعض صوفیاء کے سلسلوں کی متصل صحیح سند بھی کہیں موجود نہیں ہے اور اس سلسلے میں تمام صوفیاء دعویٰ کذب و افتراء سے لبریز ہیں مثلاً حسین احمد مدنی (دیوبندی) کے ”سلاسل طیبہ“ (ص ۸) میں وسیلے والا سلسلہ بلحاظ سند ثابت نہ ہونے کی وجہ سے باطل ہے۔

صوفیاء اور بعض علماء کا خرقة پہننا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے امام حسن بصری کو یہ خرقة (صوفیاء چوغہ) پہنایا تھا لہذا اتحاف الفرقہ سے خرقة رفو نہیں ہوا بلکہ اور زیادہ پھٹ گیا۔ یہ اس وقت رفو ہوگا جب اس کی صحیح متصل سند پیش کی جائے گی۔

اس ساری بحث سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ امام حسن بصری رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کچھ بھی نہیں سنا تھا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 2 ص 510

محدث فتویٰ